

سوو

یہ نے حجراتو کے موضوع ٲر ایک مقالہ ٲڑھا ، میں کچھ احادیث اور روایات کی صحت کے بارہ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ان ٲر عمل ہو سکتا ہے یا کہ یہ روایات موضوع ٲہں ، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ذیل میں میں وہ مقالہ ذکر کرتا ہوں ؟ : " آپ تصدیق کریں یا نہ کریں "

جی ہاں ، روئے زمین ٲر صرف ایک ایسا ٲتھر ہے جو پانی کے اوٲر آجاتا ہے اور نیچے تہ میں نہیں رہتا ، وہ ٲتھر حجر اسود ہے جو مکہ مکرمہ میں کعبہ شریف کے جنوب مشرقی کنارے میں موجود ہے ۔

جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ٲہں :

کہا جاتا ہے کہ جب المطیع للہ نے ابوطاھر قرمطی سے حجراتو خریدا تو عبداللہ بن عکیم المحدث آئے اور کہنے لگے :

ہمارے اس ٲتھر میں ہماری دونشائیاں ٲہں : یہ پانی کے اوٲر رہتا ہے اور تہ میں نہیں بیٹھتا ، اور آگ سے گرم نہیں ہوتا ، تو ایک ٲتھر کو خوشبو سے لت ٲت اور ریشمی کٲڑے میں لٲیٹ کر لایا گیا تاکہ یہ مغالطہ ڈالا جاسکے یہ ہی وہ ٲتھر ہے ، لہذا جب اسے پانی میں ڈالا گیا تو وہ ڈوب گیا ، اور جب اسے آگ میں رکھا گیا تو وہ ٲھننے کے قریب ہو گیا ۔ ٲھر ایک اور ٲتھر لایا گیا تو اس کے ساتھ بھی وہی کچھ کیا گیا تھا جو ٲھلے ٲتھر سے کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوا جو ٲھلے ٲتھر کے ساتھ ہوا تھا ، ٲھر حجراتو لایا گیا اور اسے پانی میں ڈالا گیا تو وہ اوٲر تیرنے لگا ، اور آگ میں رکھا گیا تو گرم نہ ہوا ۔

تو عبداللہ کہنے لگے ہمارا ٲتھر یہ ہے ، تو اس وقت ابوطاھر قرمطی نے بہت تعجب کیا اور وہ کہنے لگا تمہیں یہ دلائل کہاں سے ملے ؟ تو عبداللہ کہنے لگے :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے کہ زمین میں حجراتو اللہ تعالیٰ کا دایاں ہے ، روز قیامت آئے گا تو اس کی ایک زبان ہوگی جس نے بھی اسے حق یا باطل کے ساتھ چوما اس کی گواہی دے گا ، پانی نہیں ڈوبتا اور نہ ہی آگ سے گرم ہوتا ہے ۔۔۔"

اور حجراتو وہ ہے جو کعبہ کے جنوب مشرقی کنارے میں ہے اور ٲہیں سے طواف کی ابتداء ہوتی ہے ، یہ اصل میں جنت کے یاقوتوں میں سے ہے ، اس کا رنگ مقام (ابراہیم) کی طرح سفید شفاف تھا ، اور یہ آنسو ٲھانے اور دعا کے قبول ہونے کی جگہ ہے ، اسے چھونا اور اس کا بوسہ لینا مسنون ہے ، اور زمین میں یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے یعنی اللہ تعالیٰ ساتھ توبہ کا عہد کرتے ہوئے مصافحہ کا مقام ہے ، جس نے بھی اسے چھویا روز قیامت اس کی گواہی دے گا ، اور جو اس کے برابر ہوتا ہے وہ رحمن کے ہاتھ سے معاہدہ کر رہا ہے ، اور اسے چھونے سے گناہ معاف ہوتے ٲہں ، یہ انبیاء ، صالحین ، اور حجاج اور عمرہ اور زیارت کرنے والوں کے لبوں کے ملنے کی جگہ ہے ، فسبحان

اللہ العظیم -

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول :

حجراسود : وہ ہے جو کعبہ کے جنوب مشرقی کنارے میں باہر کی جانب منصوب ہے اور اس کے ارد گرد چاندی سے گھیرا ہوا ہے ، اور طواف کے ابتدا کرنے کی جگہ ہے اور یہ پتھر زمین سے ڈیڑھ میٹر بلند ہے -

اور سوال میں جو مقالہ ذکر کیا گیا ہے اس میں کچھ توحق ہے اور اس کے صحیح دلائل ملتے ہیں ، اور کچھ ایسی روایات بھی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ملتی -

ہم نے سوال نمبر (1902) کے جواب میں حجراسود کے بارہ میں سنت صحیحہ میں وارد شدہ اکثر دلائل ذکر کیے ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ :

اللہ تعالیٰ نے حجراسود جنت سے اتارا تو یہ دودھ سے بھی سفید تھا اور اولاد آدم کی خطاؤں اور گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے ، اور روز قیامت حجراسود آئے گا تو اس کی دو آنکھیں ہونگی ان سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولے گا اور جس نے بھی اسے حق کے ساتھ استلام کیا اس کی گواہی دے گا ، اور اسے چھونا یا اس کا بوسہ لینا یا اس کی طرف اشارہ کرنے سے طواف کی ابتداء ہوتی ہے چاہے وہ طواف حج کا ہو یا عمرہ کا یا نفلی -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجراسود کا بوسہ لیا تھا اور ان کی اتباع میں امت محمدیہ بھی اس کا بوسہ لیتی ہے ، اگر بوسہ نہ لیا جاسکے تو اسے ہاتھ یا کسی چیز سے چھو کر اسے چوما جائے ، اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے اور اللہ اکبر کہے ، اور حجر اسود کو چھونے سے غلطیاں ختم ہوتی ہیں

دوم :

اور قرامطیوں کا حجراسود چوری کرنا اور اسے ایک لمبی مدت تک اپنے پاس رکھنا صحیح ہے اور تاریخی طور پر اس کا ثبوت ملتا ہے -

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ 278 ہجری کے واقعات میں لکھتے ہیں :

اوراس برس میں قرامطی حرکت میں آئے ، اور یہ فرقہ ملاحدہ اورزندیقوں میں سے ہے اور فرس میں سے فلسفیوں کا پیروکار ہے جو زردشت اور مزدک کی نبوت کا اعتقاد رکھتے ہیں ، اور یہ دونوں حرام اشیاء کو مباح قرار دیتے تھے ۔

پھر وہ ہر باطل کی طرف بلانے والے کے پیروکار ہیں ، اور ان میں اکثر رافضیوں کی جانب سے اس طرف آتے ہیں اور وہی باطل میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ لوگوں میں یہی لوگ سب سے کم عقل ہیں اور انہیں اسماعیلی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اسماعیل الاعرج بن جعفر الصادق کی طرف منسوب ہوتے ہیں ۔

اور انہیں قرامطہ کہا جاتا ہے : کہا جاتا ہے کہ قرمط بن اشعث البقار کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے قرامطہ کہا جاتا ہے ، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا قائد اپنے پیروکاروں کو سب سے پہلے جس چیز کا حکم دیتا تھا وہ یہ تھا کہ وہ ایک دن اور رات میں پچاس نمازیں ادا کرے اور اس میں اس کا مقصد یہ تھا انہیں مشغول رکھے اور خود چالیں چلتا رہے ۔۔۔

مقصد یہ ہے کہ یہ فرقہ اور گروہ اس سال حرکت میں آیا ، اور پھر ان کا معاملہ بڑھتا ہی چلا گیا اور حالات بھی ان کے موافق ہو گئے ۔ جیسا کہ ہم بیان بھی کریں گے ۔ حتی کہ حالات ان کے موافق ہو گئے اور یہ مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجاج کرام کو مسجد کے اندر کعبہ کے ارد گرد قتل کیا اور حجر اسود کو توڑا اور اکھاڑ کے 317 ہجری میں اپنے ساتھ اپنے ملک لے گئے ، اور یہ پتھر 339 ہجری تک ان کے پاس ہی رہا اور بیت اللہ میں اپنی جگہ سے بائیس برس تک غائب رہا ، انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

دیکھیں : البدایة والنہایة (11 / 72 - 73) ۔

سوم :

اور جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حجر اسود آنسو بہانے کی جگہ ہے ، اس کے بارہ میں ایک حدیث ابن ماجہ میں مروی ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے ، ہم اسے ذیل میں ذکر کرتے ہیں :

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی جانب رخ کیا اور اپنے ہونٹ مبارک حجر اسود پر رکھے اور بہت دیر تک روتے رہے ، پھر وہ پیچھے متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

(اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہاں پر آنسو بہائے جاتے ہیں) دیکھیں ابن ماجہ حدیث نمبر (2945) ۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل میں اسے بہت ہی زیادہ ضعیف قرار دیا ہے ۔ اھ دیکھیں : ارواء الغلیل حدیث نمبر (1111) ۔

اوردوسری حدیث : زمین میں حجر اسود اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے " کے بارہ میں جواب یہ ہے کہ یہ حدیث باطل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ۔

ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے العلل المتناہیۃ میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ۔

دیکھیں : العلل المتناہیۃ لابن الجوزی (2 / 575) اور تلخیص العلل للذہبی صفحہ نمبر (191) ۔

اور ابن العربی کہتے ہیں :

یہ حدیث باطل ہے اس کی طرف التفات بھی نہیں کیا جاسکتا ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے جو ثابت ہی نہیں ہوتی ، تو اس بنا پر اس کے معنی میں غور و خوض کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی ۔

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ الکبریٰ (6 / 397) ۔

اور آپ نے حجر اسود کے بارہ میں جو یہ وصف ذکر کیا ہے کہ یہ آنسو بہانے کی جگہ ہے ، اس کے بارہ میں ابن ماجہ میں ایک حدیث وارد ہے لیکن وہ صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے جیسا کہ اوپر بیان بھی ہو چکا ہے ۔

چہارم :

اور مقالہ میں جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حجر اسود پانی پر تیرتا ہے اور آگ سے گرم نہیں ہوتا ، اور دعا قبول ہوتی ہے ، یہ بھی ایسی اشیاء میں شامل ہے جس کا سنت نبویہ میں ثبوت نہیں ملتا اور اس کی کوئی اصل نہیں ۔

واللہ اعلم .